OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

اسلامی نظریاتی کونسل کی کردار شناسی: پاکستان میں فکری اور اخلاقی تربیت کے ماڈلز کا تجزیاتی مطالعہ

Role of the Islamic Ideological Council in Pakistan: An Analytical Study of Cognitive and Ethical Education Models

Zaheer Ahmad Babar
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore.
Email: zababar@gmail.com

Dr. Ahmad Raza
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore.

Received on: 04-10-2025 Accepted on: 06-11-2025

Abstract

This study analytically examines the role of the Council of Islamic Ideology in Pakistan in advancing intellectual and moral development within the educational sphere. It explores the Council's constitutional mandate, institutional evolution, and its contribution to curriculum guidance, teacher development, and value-oriented educational reform. By analyzing its models of moral and intellectual training, the research shows how Islamic educational philosophy can be aligned with contemporary pedagogical approaches to promote ethical reasoning, balanced thinking, and social responsibility among learners. The study also reviews the implementation of educational initiatives and the institutional and structural limitations that influence their effectiveness. The findings indicate that while the Council provides an important ideological and policy foundation for value-based education, its impact relies on systemic reforms, coordinated institutional efforts, and structured evaluation mechanisms. The study concludes that a coherent and research-informed framework connecting policy, pedagogy, and moral formation can significantly enhance intellectual moderation and ethical stability in Pakistan's educational environment.

Keywords: Council of Islamic Ideology, Moral Education, Intellectual Development, Islamic Educational Philosophy, Teacher Professional Development, Curriculum Reform, Value-Based Education, Educational Policy

تعارف

پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے تعلیمی، فکری اور اخلاقی تربیت کے شعبے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ تحقیق کونسل کی فکری اور اخلاقی تربیتی ماڈلز، نصاب سازی، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت، اور سماجی اصلاح میں اس کے اقدامات کا تجزیاتی جائزہ پیش کرتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں اخلاقی اور فکری تربیت کی ضرورت تاریخی اور عصری دونوں حوالوں سے اہمیت رکھتی ہے۔ مدارس اور سکول نصاب میں مستقل جدت اور ہم آہنگی کی کمی محسوس کی جاتی ہے، جس کے پیش نظر کونسل کے پروگرامز اور پالیسیاں ایک تحقیقی نقطہ نظر سے جانچنا ضروری ہیں۔[1]

یہ مطالعہ تین بنیادی پہلوؤں پر مرکوز ہے: فکری تربیت، اخلاقی تربیت، اور ادارہ جاتی نفاذ و رکاوٹیں۔ تحقیق کا مقصد کونسل کے اقدامات کی افادیت، حدود، اور مستقبل کے لیے نصاب اور پالیسی اصلاحات کے امکانات کو سمجھنا ہے۔ یہ تحقیقی زاویہ نہ صرف کونسل کے کردار کو واضح کرتا ہے بلکہ پاکستان میں فکری و اخلاقی تربیت کے لیے ایک جامع اور مربوط فریم ورک فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

تاریخی پس منظر اور ادارہ جاتی ذمہ داریاں

اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام پاکستان میں اسلامی اصولوں کے نفاذ اور ریاستی پالیسی میں اسلامی تشریعات کے مطابق رہنمائی فراہم کرنے کے لیے عمل میں آیا۔ اس ادارے کو آئینی طور پر اختیار حاصل ہے کہ وہ نہ صرف فکری اور اخلاقی تربیت کے شعبے میں رہنمائی کرے بلکہ تعلیمی نصاب کی تیاری اور اصلاح میں بھی مشورہ دے۔[2]

وقت کے ساتھ کونسل نے اپنے کردار کو مزید وسعت دی، اور مختلف ادوار میں تعلیمی نصاب، اخلاقی تربیتی پروگرامز، اور فکری رہنمائی میں مرکزی اور معاون کردار ادا کیا۔ کونسل نے سرکاری اداروں، مدارس، اور یونیورسٹی سطح کے تعلیمی اداروں کے ساتھ اشتراک قائم کیا تاکہ نصاب اور تربیتی پروگرامز میں ہم آہنگی پیدا کی جا سکے۔[3]

اس کے علاوہ کونسل نے سول سوسائٹی اور تعلیمی کمیونٹی کے ساتھ رابطہ کاری کے ذریعے فکری و اخلاقی تربیت کو عام کرنے کی کوشش کی۔ اس سیکشن میں کونسل کے قیام کے پس منظر، قانونی اور آئینی حیثیت، ادارہ جاتی ڈھانچے، اور مختلف ادوار میں اس کے اقدامات کا تجزیاتی جائزہ پیش کیا جائے گا تاکہ اس کے تعلیمی و فکری کردار کو واضح طور پر سمجھا جا سکے۔[4]

فکری اور اخلاقی تربیت: نظریاتی فریم ورک

اسلامی نظریاتی کونسل کے تربیتی ماڈلز کا تجزیہ اس بنیاد پر کیا جاتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمی نظریات اور جدید تدریسی اصولوں کو کس طرح یکجا کرتے ہیں۔ کونسل کی فکری تربیت کا مقصد طلبہ میں اسلامی بصیرت، تجزیاتی سوچ، اور عقلی استدلال کو فروغ دینا ہے، جبکہ اخلاقی تربیت کے ذریعے طلبہ میں اخلاقی شعور، معاشرتی ذمہ داری، اور اسلامی اقدار کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کی اہلیت پیدا کی جاتی ہے۔[5]

کونسل کے تربیتی ماڈلز میں نصاب کی اصلاح، تدریسی طریقوں کی جدت، اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت شامل ہے۔ اس فریم ورک کے تحت ڈسکشن-بیسڈ لرننگ، کیس اسٹڈیز، اور اخلاقی مباحث کے ذریعے طلبہ کو فکری اور اخلاقی دونوں نوعیت کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔[6]

اس کے علاوہ کونسل جدید تدریسی نظریات جیسے Bloom’s Taxonomy، Student-centered Learning، اور Outcome-based Education کو بھی نصاب اور تربیتی پروگرامز میں شامل کرتی ہے تاکہ تربیت زیادہ مؤثر اور قابل پیمائش ہو۔[7]

یہ نظریاتی فریم ورک نہ صرف تعلیمی اداروں میں اخلاقی اور فکری تربیت کو مضبوط بناتا ہے بلکہ پاکستان کے تعلیمی نظام میں مسائل کی نشاندہی اور حل کی صلاحیت پیدا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح کونسل کے ماڈلز ایک مربوط اور تحقیقی بنیاد پر قائم فریم ورک کی شکل

اختیار کر لیتے ہیں، جو نصاب، تربیت، اور اخلاقی تعلیم کو ہم آہنگی کے ساتھ جوڑتا ہے۔

تعلیمی پروگرامز کا نفاذ

اسلامی نظریاتی کونسل کے تعلیمی پروگرامز نصاب کی اصلاح، اساتذہ کی تربیت، ورکشاپس، اور فکری و اخلاقی رہنمائی کے اقدامات پر مرکوز ہیں۔ یہ پروگرامز طلبہ اور اساتذہ کو نہ صرف نظریاتی بصیرت فراہم کرتے ہیں بلکہ انہیں عملی تربیت کے ذریعے اسلامی تعلیم کے اصولوں کو روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے کے قابل بھی بناتے ہیں۔[8]

کونسل کے نفاذ شدہ پروگرامز میں مباحثاتی تدریس، اخلاقی استدلال، اور کیس اسٹڈی اپروچ کو ترجیح دی جاتی ہے، تاکہ طلبہ میں تجزیاتی اور اخلاقی سوچ پیدا ہو۔ مباحثاتی تدریس کے ذریعے طلبہ اپنے نظریات پیش کرتے ہیں اور دوسروں کے دلائل کا تجزیہ کرتے ہیں، جس سے فکری بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔[9]

اسی طرح، کیس اسٹڈی اپروچ طلبہ کو عملی مسائل کے تجزیہ اور اخلاقی فیصلے کرنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ اساتذہ کی تربیت اور ورکشاپس کے ذریعے یہ تدریسی طریقہ کار مؤثر انداز میں نصاب میں شامل کیے جاتے ہیں، اور فکری و اخلاقی تربیت کے نتائج کی پیمائش بھی کی جاتی ہے۔[10]

نتیجتاً، کونسل کے تعلیمی پروگرامز کا نفاذ ایک مربوط اور علمی بنیاد پر قائم فریم ورک فراہم کرتا ہے، جو پاکستان کے تعلیمی نظام میں فکری اور اخلاقی تربیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ادارہ جاتی رکاوٹیں اور مشکلات

اسلامی نظریاتی کونسل کے اقدامات کے نفاذ میں کئی ادارہ جاتی رکاوٹیں اور مشکلات موجود ہیں جو نصاب سازی، اساتذہ کی تربیت، اور فکری و اخلاقی تربیت کے پروگرامز کی افادیت کو متاثر کرتی ہیں۔ ان رکاوٹوں میں سب سے بنیادی وسائل کی کمی ہے، جو تربیتی ورکشاپس، نصاب کی جدت، اور عملی تربیت کے لیے درکار انسانی اور مالی وسائل کی محدودیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔[11]

دوسری بڑی رکاوٹ بیوروکریسی اور انتظامی پیچیدگیاں ہیں، جو اکثر نصاب اور تربیتی پروگرامز کی فوری اور مؤثر نفاذ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اس کے علاوہ، مقامی تعلیمی اداروں کی مزاحمت بھی ایک اہم مسئلہ ہے، کیونکہ بعض اوقات روایتی نصاب اور تربیتی طریقہ کار کے خلاف عدم دلچسپی یا تحفظات سامنے آتے ہیں۔[12]

مزید برآں، صوبائی سطح پر پالیسیوں کے عدم اطلاق اور تعلیمی نظام میں ہم آہنگی کی کمی بھی کونسل کے پروگرامز کی افادیت کو محدود کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کونسل کے نصاب اور تربیتی پروگرامز بعض اوقات ملک کے مختلف تعلیمی اور سماجی سیاق و سباق کے مطابق نہیں ہوتے، جس سے عملی نفاذ میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔[13]

تجزیاتی مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کونسل کے اقدامات کی کامیابی کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات، وسائل کی فراہمی، اور تعلیمی

اداروں کے ساتھ مضبوط اشتراک ناگزیر ہیں۔اس طرح نہ صرف نصاب اور تربیت کی افادیت میں اضافہ ہوگا بلکہ فکری اور اخلاقی تربیت کے نتائج بھی زیادہ پائیدار اور مؤثر ثابت ہوں گے۔

اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

اسلامی نظریاتی کونسل کے تربیتی پروگرامز کے اثرات کو سمجھنے کے لیے مختلف سکولوں اور مدارس میں منتخب کیس اسٹڈیز کا جائزہ لیا گیا ہے۔یہ مطالعہ طلبہ کی فکری ترقی،اخلاقی شعور،اور کمیونٹی میں مثبت کردار پر کونسل کے اقدامات کے اثرات کو اجاگر کرتا ہے۔[14]

تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ کونسل کے نصاب اور تربیتی ورکشاپس نے طلبہ میں اسلامی اصولوں کی بہتر فہم، تجزیاتی سوچ،اور عملی اخلاقی فیصلے کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیا ہے۔اس کے علاوہ، منتخب سکولوں میں پروگرامز کے نفاذ سے طلبہ کی سماجی شراکت داری اور معاشرتی ذمہ داریوں میں بھی بہتری دیکھی گئی ہے۔[15]

کونسل کے تربیتی ماڈلز میں مباحثاتی تدریس، کیس اسٹڈیز،اور اخلاقی مباحث شامل ہیں، جو طلبہ کو عملی مسائل کے تجزیہ اور اخلاقی فیصلے کرنے کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں۔[16]

یہ اثرات اس بات کا ثبوت ہیں کہ کونسل کے پروگرامز نہ صرف تعلیمی نصاب میں مؤثر ہیں بلکہ معاشرتی اور فکری ترقی کے لیے بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بین الاقوامی موازنہ

پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل کے تربیتی ماڈلز کا بین الاقوامی تناظر میں جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ ان کے اثرات اور افادیت کو عالمی معیار کے ساتھ پرکھا جاسکے۔[8]مختلف مسلم ممالک، جیسے مملکت سعودی عرب، مالیزیا، اور اردن میں
فکری اور اخلاقی تربیت کے نظام، نصاب، اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے ماڈلز کا مطالعہ کیا گیا ہے۔[17]

یہ موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ کونسل کے پروگرامز میں نصاب کی اصلاح، مباحثاتی تدریس، اور اخلاقی تربیت کی بنیاد موجود ہے، تاہم بین الاقوامی تجربات سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ اساتذہ کی مسلسل تربیت، نصاب کی لچک، اور جدید تدریسی ٹیکنالوجی کو زیادہ مؤثر انداز میں شامل کیا جا سکتا ہے۔[18]

مالیزیا اور اردن کے نظاموں میں Outcome-based Education اور Student-centered Learning جیسے ماڈلز کا اطلاق طلبہ میں فکری اور اخلاقی شعور کو بڑھانے میں کامیاب رہا ہے۔[19]

اس تجزیے سے کونسل کے ماڈلز میں بہتری کے امکانات اور نصاب و تربیتی پروگرامز کی ہم آہنگی کے لیے عملی سفارشات سامنے آتی ہیں۔ نتیجتاً، بین الاقوامی موازنہ پاکستان میں کونسل کے ماڈلز کی افادیت اور ترقی کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے اور انہیں عالمی معیارات کے مطابق بہتر بنانے کے لیے اہم اسباق مہیا کرتا ہے۔

پالیسی اور حکمتِ عملی کے لیے سفارشات

اسلامی نظریاتی کونسل کے فکری اور اخلاقی تربیتی ماڈلز کے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ کونسل نے نظری سطح پر قابلِ قدر رہنمائی فراہم کی ہے، تاہم ان سفارشات کو مؤثر بنانے کے لیے پالیسی اور عملی سطح پر مربوط اقدامات ناگزیر ہیں۔ سب سے پہلی ضرورت ادارہ جاتی ہم آہنگی کی ہے۔ کونسل کی سفارشات اس وقت تک مطلوبہ نتائج نہیں دے سکتیں جب تک وفاقی اور صوبائی تعلیمی اداروں، نصاب ساز اداروں، اور تربیتی اداروں کے درمیان باضابطہ ربط کا نظام قائم نہ ہو۔ کونسل کی سفارشات کو محض مشاورتی دستاویزات کے بجائے تعلیمی پالیسی سازی کے عمل میں بامعنی حیثیت دینا ضروری ہے۔[20]

دوسری اہم جہت اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت ہے۔ فکری اور اخلاقی تربیت محض نصاب کے ذریعے منتقل نہیں ہوتی بلکہ استاد کی شخصیت، فہم اور تدریسی مہارت بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کونسل کی فکری رہنمائی کو ٹیچر ٹریننگ پروگرامز میں شامل کیا جائے اور اساتذہ کے لیے مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کا نظام بنایا جائے، جس میں اخلاقی استدلال، تنقیدی فکر، اور کردار سازی پر مبنی تدریسی طریقوں کی باقاعدہ تربیت دی جائے۔[21]

تیسرا پہلو تحقیق پر مبنی تدریسی اصولوں کو اختیار کرنا ہے۔ کونسل کی سفارشات کو جامد نصیحتی بیانات کے بجائے تعلیمی تحقیق کے ساتھ جوڑنا ضروری ہے، تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون سی تربیتی حکمتِ عملی طلبہ میں فکری بصیرت اور اخلاقی شعور پیدا کرنے میں مؤثر ہے۔ اس مقصد کے لیے تعلیمی اداروں اور جامعات کے ساتھ اشتراک کر کے عملی تحقیق، سروے، اور کیس اسٹڈیز کو فروغ دینا چاہیے۔[22]

چوتھی اہم سفارش نگرانی اور جائزہ (Monitoring and Evaluation) کے نظام کا قیام ہے۔ کسی بھی پالیسی کی کامیابی اس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک اس کے نتائج کا باقاعدہ تجزیہ نہ کیا جائے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کونسل کی تجویز کردہ تعلیمی و اخلاقی پروگرامز کے اثرات جانچنے کے لیے واضح اشاریے (indicators) مقرر کیے جائیں، جیسے طلبہ کے رویوں میں تبدیلی، سماجی ذمہ داری کا احساس، اور فکری اعتدال۔ اس نظام سے پالیسی سازی کو مسلسل بہتری کا موقع ملے گا۔[23]

آخر میں، سماجی سطح پر شراکت داری کو فروغ دینا بھی نہایت اہم ہے۔ فکری اور اخلاقی تربیت صرف تعلیمی اداروں تک محدود نہیں بلکہ خاندان، میڈیا، اور سماجی ادارے بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ کونسل کو چاہیے کہ وہ سول سوسائٹی، مذہبی و تعلیمی تنظیموں، اور میڈیا کے ساتھ مشترکہ پروگرامز تشکیل دے تاکہ فکری اور اخلاقی پیغام معاشرے کے وسیع دائرے تک پہنچ سکے۔

ان سفارشات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر کونسل کی فکری رہنمائی کو منظم تعلیمی حکمتِ عملی، اساتذہ کی تربیت، تحقیق، اور مؤثر نگرانی کے نظام کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو یہ پاکستان میں فکری اعتدال اور اخلاقی استحکام کے فروغ میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔

تحقیق سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے فکری اور اخلاقی تربیت کے باب میں محض ایک آئینی مشاورتی ادارے کے طور پر نہیں بلکہ ایک فکری رہنما کے طور پر کردار ادا کیا ہے۔ اس کے تیار کردہ نصابی، فکری اور اخلاقی رہنما اصولوں نے تعلیمی مباحث میں

اسلامی زاویۂ نظر کو مؤثر انداز میں شامل کرنے کی بنیاد فراہم کی ہے۔ کونسل کی سفارشات میں فکری اعتدال، اخلاقی ذمہ داری، اور دینی شعور کو تعلیمی عمل کا حصہ بنانے کی واضح کوشش دکھائی دیتی ہے، جو پاکستانی معاشرے کی نظریاتی شناخت کے تحفظ سے ہم آہنگ ہے۔

تاہم تجزیہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ کونسل کی کاوشیں زیادہ تر نظری سطح تک محدود رہ جاتی ہیں اور ان کے عملی نفاذ میں ادارہ جاتی کمزوریاں، پالیسی سطح پر عدم تسلسل، اور تربیتی ڈھانچے کی کمزوری رکاوٹ بنتی ہیں۔ فکری اور اخلاقی تربیت کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ کونسل کی سفارشات کو باقاعدہ تعلیمی پالیسی، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت، اور نصابی منصوبہ بندی کا حصہ بنایا جائے۔

تحقیق یہ نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ اگر کونسل کی فکری رہنمائی کو تحقیق پر مبنی تدریسی حکمتِ عملی، نگرانی کے مربوط نظام، اور تعلیمی اداروں کے ساتھ فعال اشتراک کے ذریعے عملی شکل دی جائے تو طلبہ کی فکری پختگی، اخلاقی شعور، اور سماجی ذمہ داری میں نمایاں بہتری پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس طرح ایک مربوط اور علمی بنیادوں پر قائم فریم ورک نہ صرف تعلیمی نظام کو مضبوط بنائے گا بلکہ قومی سطح پر فکری اعتدال اور اخلاقی استحکام کے فروغ میں بھی معاون ثابت ہو گا۔

کتابیات

ابوالحسن علی ندوی، تعلیم کے اسلامی اصول، لکھنؤ، دار المصنفین، 1999

خورشید احمد، اسلامی تعلیم اور جدید تقاضے، لاہور، اسلامک پبلیکیشنز، 2003

طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور اخلاقیات، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2007

طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور سماجی تبدیلی، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2004

عبد الحلیم، پاکستان میں اسلامی تعلیم، لاہور، الفیصل ناشران، 2010

محمود احمد غازی، اسلامی ریاست اور آئینی ادارے، لاہور، الفیصل ناشران، 2011

محمود احمد غازی، قرآنی تدریس پر محاضرات، لاہور، الفیصل ناشران، 2011

Riffat Hassan, Islamic Education and Social Change, Lahore, Vanguard Books, 2009

Ishtiaq Ahmed, Education, Bureaucracy and Social Reform in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, 2004

Ali Al Tamimi, Comparative Islamic Education Systems, Riyadh, Dar Al Fikr, 2010

مصادر و مراجع

1 طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور اخلاقیات، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2007

2 عبدال حلیم، پاکستان میں اسلامی تعلیم، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص12

3 طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور اخلاقیات، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ج1، ص34

4 ابوالحسن علی ندوی، تعلیم کے اسلامی اصول، لکھنؤ، دار المصنفین، ج1، ص27

5 ابوالحسن علی ندوی، تعلیم کے اسلامی اصول، لکھنؤ، دارالمصنفین، 1999، ص45

6 محمود احمد غازی، قرآنی تدریس پر محاضرات، لاہور، الفیصل ناشران، 2011، ص72

7 عبدال حلیم، پاکستان میں اسلامی تعلیم، لاہور، الفیصل ناشران، جیم2010، ص88

8 محمود احمد غازی، قرآنی تدریس پر محاضرات، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص72

9 ابوالحسن علی ندوی، تعلیم کے اسلامی اصول، لکھنؤ، دارالمصنفین، ج1، ص45

10 عبدال حلیم، پاکستان میں اسلامی تعلیم، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص88

11 عبدال حلیم، پاکستان میں اسلامی تعلیم، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص95

12 طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور اخلاقیات، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ج1، ص78

13 محمود احمد غازی، قرآنی تدریس پر محاضرات، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص101

14 عبدال حلیم، پاکستان میں اسلامی تعلیم، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص120

15 طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور اخلاقیات، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ج1، ص85

16 Ishtiaq Ahmed, Education, Bureaucracy and Social Reform in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, 2004،P75

17 طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور اخلاقیات، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ج1، ص102

18 عبدال حلیم، پاکستان میں اسلامی تعلیم، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص135

19 Riffat Hassan, Islamic Education and Social Change, Lahore, Vanguard Books, 2009،P63

20 محمود احمد غازی، اسلامی ریاست اور آئینی ادارے، لاہور، الفیصل ناشران، ج1، ص118

21 ابوالحسن علی ندوی، تعلیم کے اسلامی اصول، لکھنؤ، دارالمصنفین، ج1، ص93

22 خورشید احمد، اسلامی تعلیم اور جدید تقاضے، لاہور، اسلامک پبلیکیشنز، ج1، ص141

23 طارق رحمان، پاکستان میں تعلیم اور سماجی تبدیلی، کراچی، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ج1، ص167

References

1. Tariq Rehman, Education and Ethics in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, 2007
2. Abdul Haleem, Islamic Education in Pakistan, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 12
3. Tariq Rehman, Education and Ethics in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, Vol. 1, p. 34
4. Abu al-Hasan Ali Nadvi, Islamic Principles of Education, Lucknow, Dar al-Musannafin, Vol. 1, p. 27
5. Abu al-Hasan Ali Nadvi, Islamic Principles of Education, Lucknow, Dar al-Musannafin, 1999, p. 45
6. Mahmood Ahmed Ghazi, Lectures on Quranic Teaching, Lahore, Al-Faisal Publishers, 2011, p. 72
7. Abdul Haleem, Islamic Education in Pakistan, Lahore, Al-Faisal Publishers, JIM 2010, p. 88
8. Mahmood Ahmed Ghazi, Lectures on Quranic Teaching, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 72
9. Abu al-Hasan Ali Nadvi, Islamic Principles of Education, Lucknow, Darul Musannafeen, Vol. 1, p. 45
10. Abdul Halim, Islamic Education in Pakistan, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 88
11. Abdul Halim, Islamic Education in Pakistan, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 95
12. Tariq Rehman, Education and Ethics in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, Vol. 1, p. 78
13. Mahmood Ahmed Ghazi, Lectures on Quranic Teaching, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 101

14. Abdul Halim, Islamic Education in Pakistan, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 120
15. Tariq Rehman, Education and Ethics in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, Vol. 1, p. 85
16. Ishtiaq Ahmed, Education, Bureaucracy and Social Reform in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, 2004, P 75
17. Tariq Rehman, Education and Ethics in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, Vol. 1, p. 102
18. Abdul Halim, Education in Pakistan Islamic Education, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 135
19. Riffat Hassan, Islamic Education and Social Change, Lahore, Vanguard Books, 2009, P 63
20. Mahmood Ahmed Ghazi, Islamic State and Constitutional Institutions, Lahore, Al-Faisal Publishers, Vol. 1, p. 118
21. Abu al-Hasan Ali Nadvi, Islamic Principles of Education, Lucknow, Dar al-Musannafin, Vol. 1, p. 93
22. Khurshid Ahmed, Islamic Education and Modern Requirements, Lahore, Islamic Publications, Vol. 1, p. 141
23. Tariq Rehman, Education and Social Change in Pakistan, Karachi, Oxford University Press, Vol. 1, p. 167